

سوال

مطلوبہ عورت کا دورانِ عدت رشتہ طلب کرنا

جواب

بھٹہ

ما:

یا تو صریح طور پر رشتہ طلب کیا جاتا ہے یا پھر تعریف کے طور پر۔

: ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو نکاح کے علاوہ کسی اور معنی پر محتمل نہ ہوں، مثلاً: کہا جائے:

بی عدت ختم ہو جائیگی تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گا، یا پھر اس عورت کے ولی سے صرفاً اس عورت کا رشتہ طلب کیا جائے۔

یہ الفاظ استعمال کیے جائیں جو معنی وغیرہ کے معانی کا احتمال رکھتے ہوں، مثلاً کوئی شخص کہے: آپ جیسی عورت کی رغبت کی جاتی ہے، یا میں بیوی کی تلاش میں ہوں، یا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ تیرے پاس خیر و بھلائی لے آئے یا روزی لے آئے اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا۔

م:

رت کے ساتھ صریح الفاظ کے ساتھ رشتہ طلب کرنا جائز نہیں، چاہے رجمی والی عورت ہو یا پھر طلاق بائن والی عورت، یا پھر بیوگی کی عدت میں ہو۔

ن تعریف کے الفاظ تفصیل طلب ہیں:

1 اگر تو عورت طلاق رجمی کی عدت میں ہو تو پھر اس تعریف کے الفاظ میں بھی رشتہ طلب کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رجمی طلاق والی عورت ابھی تک اس کی بیوی ہے۔

رجمانہ و تعالیٰ نے رجمی طلاق والی عورت کے بارہ میں فرمایا ہے:

ان کے خانوادہ انہیں واپس لائے کی زیادہ حد رہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں (228)۔

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رجمی طلاق دینے والے شخص کو بھل یعنی "خانوادہ" کا نام دیا ہے، تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کو شادی کا پیغام دے جو کسی دوسرے شخص کی عصمت و نکاح میں ہو۔

2 اور اگر عورت خانوادہ فوت ہونے کی عدت میں ہو یا پھر تین طلاق کی عدت بسر کر رہی ہو، یا پھر خانوادہ یا بیوی میں کسی عیب کی بنا پر نکاح کی عدت میں ہو یا کسی اور سبب سے نکاح کی عدت گزار رہی ہو تو اس کا تعریف کے الفاظ میں رشتہ طلب کرنا جائز ہے، لیکن صریح الفاظ کے ساتھ جائز نہیں۔

یعنی کے الفاظ کے جواز پر درج ذیل فرمان باری تعالیٰ دلالت کرتا ہے:

م اشارہ کیا بیان عورتوں سے نکاح کی بات کو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرو، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو، اور جب تک عدت ختم نہ ہو جائے عقد نکاح ہیئتہ نہ کرو، جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی بات

نہ سدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حکم اس عورت کے بارہ میں ہے جس کا خانوادہ فوت ہو چکا ہو یا پھر طلاق بائن ہو چکی ہو اور وہ عدت میں ہو تو اسے طلاق بائن دینے والے کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے صریح الفاظ میں نکاح کا کرنا جائز نہیں۔

اس فرمان باری تعالیٰ:

ابن تم ان سے پوشیدہ وعدے بھی نہ کرو۔

سے بھی مراد ہے کہ یعنی معنی کے وعدے نہ کرو۔

نہ و تعالیٰ نے گناہ ملاحظہ کر دیا ہے، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ: صریح الفاظ نکاح کے علاوہ کسی اور معنی کے محتمل نہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے کہ کہیں وہ نکاح میں تلہ بازی نہ کر لے اور اپنی عدت ختم ہونے میں بھٹوت نہ بول دے، اور دورانِ عدت کسی اور سے وعدہ نہ کر کے اپنے پہلے خانوادہ

اور اشارہ نہ کیا یہ ہے کہ: جو نکاح وغیرہ کے معانی رکھتا ہو، یہ جائز عورت کے لیے جائز ہے مثلاً کوئی شخص اسے کہے میں شادی کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدت ختم ہونے کے بعد تم مجھ سے مشورہ کرنا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کرے تو یہ جائز ہیں کیونکہ یہ تصریح نہیں۔

کا قوی داغ ہے، اور اسی طرح کسی عدت والی عورت کے متعلق اپنے دل میں رکھنا کہ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو وہ اس سے شادی کریگا، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

یا پھر تم اپنے دلوں میں پوشیدہ ارادہ کرو۔

لہذا حرج نہیں، عقد نکاح کے ابتدائی امور میں یہ تفصیل ہے، رجمانہ نکاح تو عدت ختم ہونے سے قبل حلال نہیں:

"حج کہ عدت ختم ہو جائے" انتہی

ن (106)۔

ن (112/7) الموسوۃ الفقہیہ (191/19)۔

